قربانی کے احکام و مسائل

مرتبہ

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ

سابق مفتی اعظم پاکستان وشیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء

جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۷۴۸۰۰

(مع جدید اضافات از دارالافتاء جامعہ)

فون نمبر: ۴۹۱۳۵۷۰-۴۱۲۱۱۵۲-۴۱۲۳۳۶۶

احباب و مخلصین کی سہولت کے لئے جامعہ میں

اجتماعی قربانی

کا انتظام بھی کیا جاتا ہے

جائز و حلال آمدنی والے حضرات جامعہ کے دفتر محاسب
سے رجوع فرما سکتے ہیں۔

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے عشرہ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں۔ ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

قرآن مجید میں سورۂ ''والفجر'' میں اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے اور وہ دس راتیں جمہور کے قول کے مطابق یہی عشرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں۔ خصوصاً نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے اور عید کی رات

میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔

تکبیر تشریق:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد با آواز بلند ایک مرتبہ مذکورہ تکبیر کہنا واجب ہے۔فتویٰ اس پر ہے کہ باجماعت اور تنہا نماز پڑھنے والے اس میں برابر ہیں اس طرح مرد و عورت دونوں پر واجب ہے، البتہ عورت آواز بلند تکبیر نہ کہے آہستہ سے کہے۔(شامی)

عیدالاضحیٰ کے دن مذکورہ ذیل امور مسنون ہیں:

صبح سویرے اٹھنا، غسل ومسواک کرنا، پاک صاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا، خوشبو لگانا، نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، عیدگاہ کو جاتے ہوئے راستہ میں با آواز بلند تکبیر کہنا۔

نماز عید

نماز عید دو رکعت ہیں۔ نماز عید اور دیگر نمازوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں ہر رکعت کے اندر تین تین تکبیریں زائد ہیں۔ پہلی تکبیر رکعت میں **سبحانک اللھم** پڑھنے کے بعد قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے، ان زائد تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے ہیں، پہلی رکعت میں دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں، تیسری تکبیر

کے بعد ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں تینوں تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں، چوتھی تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے جائیں۔

☆اگر دوران نماز امام یا کوئی مقتدی عید کی زائد تکبیریں یا ترتیب بھول جائے تو ازدحام کی وجہ سے نماز درست ہوگی سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں۔

☆☆اگر کوئی نماز میں تاخیر سے پہنچا اور ایک رکعت نکل گئی تو فوت شدہ رکعت کو پہلی رکعت کی ترتیب کے مطابق قضاء کرے گا یعنی ثناء (سبحانک اللھم) کے بعد تین زائد تکبیریں کہے گا اور آگے ترتیب کے مطابق رکعت پوری کریگا۔

نماز عید کے بعد خطبہ سننا مسنون ہے۔ خطبہ سننے کا اہتمام کرنا چاہیے خطبہ سے پہلے اٹھنا درست نہیں ہے۔

فضائل قربانی

قربانی کرنا واجب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد ہر سال قربانی فرمائی کسی سال ترک نہیں فرمائی، جس عمل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لگاتار کیا اور کسی سال بھی نہ چھوڑا ہو تو یہ اس عمل کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے قربانی نہ کرنے والوں پر وعید ارشاد فرمائی، حدیث پاک میں بہت سی وعیدیں ملتی ہیں مثلاً آپ کا یہ ارشاد کہ جو قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے، علاوہ ازیں خود قرآن میں بعض آیات سے بھی قربانی کا وجوب ثابت ہے، جو لوگ حدیث پاک کے مخالف ہیں اور اس کو حجت

نہیں مانتے وہ قربانی کا انکار کرتے ہیں ان سے جو لوگ متاثر ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ پیسے دے دیئے جائیں یا یتیم خانہ میں رقم دے دی جائے یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ عمل کی ایک تو صورت ہوتی ہے دوسری حقیقت ہے۔ قربانی کی صورت یہی ضروری ہے، اس کی بڑی مصلحتیں ہیں اس کی حقیقت اخلاص ہے۔ آیت قرآنی سے بھی یہی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

قربانی کی بڑی فضیلتیں ہیں:

مسند احمد کی روایت میں ایک حدیث پاک ہے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا قربانی تمہارے

باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی سنت ہے۔ صحابہ نے پوچھا ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے، اون کے متعلق فرمایا اس کے ایک ایک بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قربانی کے دن اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں۔ قیامت کے دن قربانی کا جانور سینگوں، بالوں، کھروں کے ساتھ لایا جائے گا اور خون کے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت کی سند لے لیتا ہے اس لئے تم قربانی خوش دلی سے کرو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قربانی سے زیادہ کوئی دوسرا عمل

نہیں الاّ یہ کہ رشتہ داری کا پاس کیا جائے۔ (طبرانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی قربانی ذبح ہوتے وقت موجود رہو کیونکہ پہلا قطرہ خون گرنے سے پہلے انسان کی مغفرت ہوجاتی ہے۔

قربانی کی فضیلت کے بارے میں متعدد احادیث ہیں اس لئے اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس عبادت کو ہرگز ترک نہ کریں جو اسلام کے شعائر میں سے ہے اور اس سلسلہ میں جن شرائط وآداب کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے انہیں اپنے سامنے رکھیں اور قربانی کا جانور خوب دیکھ بھال کر خریدیں۔ قربانی سے متعلق مسائل آئندہ سطور میں درج کئے جارہے ہیں:

مسائل قربانی

مسئلہ نمبر۱:......جس شخص پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر قربانی بھی واجب ہے۔

☆یعنی قربانی کے تین ایام (۱۰/۱۱/۱۲/ذوالحج) کے دوران اپنی ضرورت سے زائد اتنا حلال مال یا اشیاء جمع ہوجائیں کہ جن کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہوتو اس پر قربانی لازم ہے، مثلاً رہائشی مکان کے علاوہ کوئی مکان ہو خواہ تجارت کیلئے ہو یا نہ ہو اسی طرح ضروری سواری کے طور پر استعمال ہونے والی گاڑی کے علاوہ گاڑی ہوتو ایسے شخص پر بھی قربانی لازم ہے۔

مسئلہ نمبر۲:......مسافر پر قربانی واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر۳:......قربانی کا وقت دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کی شام تک ہے، بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہوجانے کے بعد درست نہیں۔ قربانی کا جانور دن کو ذبح کرنا افضل ہے اگرچہ رات کو بھی ذبح کرسکتے ہیں لیکن افضل بقرعید کا دن پھر گیارہویں اور پھر بارہویں تاریخ ہے۔

مسئلہ نمبر۴:......شہر اور قصبوں میں رہنے والوں کے لئے عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھ لینے سے قبل قربانی کا جانور ذبح کرنا درست نہیں ہے، دیہات اور گاؤں والے صبح صادق کے بعد فجر کی نماز سے پہلے بھی قربانی کا جانور ذبح کرسکتے ہیں اگر شہری اپنا جانور قربانی کے لئے

دیہات میں بھیج دے تو وہاں اس کی قربانی بھی نماز عید سے قبل درست ہے اور ذبح کرانے کے بعد اس کا گوشت منگوا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۵:......اگر مسافر مالدار ہو اور کسی جگہ پندرہ دن قیام کی نیت کرے، یا بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے گھر پہنچ جائے، یا کسی نادار آدمی کے پاس بارہویں تاریخ کو غروب شمس سے پہلے اتنا مال آجائے کہ صاحب نصاب ہو جائے تو ان تمام صورتوں میں اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے۔

☆ نیز اگر مسافر مالدار ہو دوران سفر قربانی کیلئے رقم بھی ہو اور وہ پندرہ دن سے کم عرصہ کیلئے رہائش پذیر ہونے کے باوجود بآسانی قربانی کرسکتا ہو تو قربانی کر لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر۶:......قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا زیادہ اچھا ہے اگر خود ذبح نہ کرسکتا ہو تو کسی اور سے بھی ذبح کراسکتا ہے۔

☆☆ بعض لوگ قصاب سے ذبح کراتے وقت ابتداءً خود بھی چھری پر ہاتھ رکھ لیا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کیلئے یہ ضروری ہے کہ قصاب اور قربانی والے دونوں مستقل طور پر تکبیر پڑھیں، اگر دونوں میں سے ایک نے نہ پڑھی تو قربانی صحیح نہ ہوگی۔ (شامی ۳۳۴/۶)

مسئلہ نمبر۷:......قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا ضروری نہیں دل میں بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۸:...... قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت اس کو قبلہ رخ لٹائے اور اس کے بعد یہ دعاء پڑھے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے۔ (کذا فی سنن ابی داؤد)

ذبح کرنے کے بعد یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

مسئلہ نمبر۹:...... قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے۔ اولاد کی طرف سے نہیں۔ اولاد چاہے بالغ ہو یا نابالغ، مالدار ہو یا غیر مالدار۔

مسئلہ نمبر۱۰:...... درج ذیل جانوروں کی قربانی ہوسکتی ہے:

اونٹ،اونٹنی،بکرا،بکری،بھیڑ،دنبہ،گائے،بیل،بھینس،بھینسا۔

بکرا، بکری، بھیڑ اور دنبہ کے علاوہ باقی جانوروں میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں بشرطیکہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہواور سب قربانی کی نیت سے شریک ہوں یا عقیقہ کی نیت سے،صرف گوشت کی نیت سے شریک نہ ہوں۔

☆☆ گائے بھینس اور اُونٹ وغیرہ میں سات سے کم افراد بھی شریک ہوسکتے ہیں اس طور پر کہ مثلاً چار آدمی ہوں تو تین افراد کے دو دو حصے اور ایک کا ایک حصہ ہوجائے نیز اگر پورے جانور کو چار حصوں میں تقسیم کرلیں یہ بھی درست ہے۔یا یہ کہ دوآدمی موجود ہوں تو نصف نصف بھی تقسیم کرسکتے ہیں۔

☆☆اسی طرح اگر کئی افراد مل کر ایک حصہ ایصال ثواب کے طور پر کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے ،البتہ ضروری ہے کہ سارے شرکاء اپنی اپنی رقم جمع کر کے ایک شریک کو ہبہ کر دیں اور وہ اپنی طرف سے قربانی کر دے اس طرح قربانی کا حصہ ایک کی طرف سے ہو جائیگا اور ثواب سب کو ملے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۱:......اگر قربانی کا جانور اس نیت سے خریدا کہ بعد میں کوئی مل گیا تو شریک کرلوں گا اور بعد میں کسی اور کو قربانی یا عقیقہ کی نیت سے شریک کیا تو قربانی درست ہے اور اگر خریدتے وقت کسی اور کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورا جانور اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت سے خریدا تھا تو اب اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو کسی

اور کو شریک نہیں کر سکتا اور اگر مالدار ہے تو شریک کر سکتا ہے البتہ بہتر نہیں۔

☆☆ ایک جانور قربانی کرنے کیلئے خریدا، اگر اسکے بدلے دوسرا حیوان دینا چاہے تو جائز ہے مگر یہ لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ دوسرا حیوان کم از کم اسی قیمت کا ہو اگر اس سے کم قیمت کا ہو تو زائد رقم اپنے پاس رکھنا جائز نہیں بلکہ صدقہ کرنا ضروری ہے، ہاں اگر زبانی طور پر جانور کو متعین نہ کیا ہو بلکہ یہ ارادہ کیا ہو کہ اگر اچھی قیمت میں فروخت ہو رہا ہو تو فروخت کر دیں گے اس صورت میں اصل قیمت سے زائد رقم اپنے پاس رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ١٢:...... قربانی کا جانور گم ہوا، اس کے بعد دوسرا خریدا، اگر قربانی کرنے والا امیر ہے تو ان دونوں جانوروں میں سے جس کو چاہے ذبح کرے جب کہ

غریب پران دونوں جانوروں کی قربانی واجب ہوگی۔

وضاحت:

اگر کسی آدمی نے قربانی کیلئے جانور خریدا اور خریدنے کے بعد وہ جانور قربانی کرنے سے پہلے گم ہوجائے تو صاحب حیثیت آدمی پر قربانی کیلئے دوسرا جانور خریدنا ضروری ہے کیونکہ اس پر قربانی شرعا واجب تھی اور واجب ادا نہیں ہوا جبکہ فقیر آدمی پر دوسرا جانور خریدنا اور قربانی کرنا لازم نہیں تھا اس کے باوجود غریب نے دوسرا جانور بھی خرید لیا اب اگر مالدار اور غریب ہر دو کا پہلا گم شدہ جانور مل جائے تو امیر پر صرف شرعی واجب (قربانی) کا ادا کرنا لازم ہے۔جس جانور کو ذبح کردے کافی ہے جب کہ غریب پر خود سے واجب کردہ دونوں جانوروں کی قربانی کرنا لازم ہے۔

اس کی تفصیل یوں ہے کہ امیر آدمی پر نصاب کی وجہ سے قربانی واجب تھی اس نے وہ ادا کردی اس کے حق میں جانور متعین نہیں ہوا تھا اسے اختیار ہے کہ جس جانور کو چاہے ذبح کردے جبکہ غریب آدمی پر قربانی لازم نہیں تھی غریب

نے ازخود جانور خرید کر اپنے پر قربانی کو لازم کرلیا اور جو جانور
اس نے خریدا وہ بھی متعین ہوگیا اب پہلا جانور جو غریب کے
حق میں قربانی کے نام سے متعین ہو چکا اگر وہ گم ہو جائے تو
اس کے بدلے دوسری قربانی لازم نہ تھی اس کے باوجود
غریب نے دوسرا جانور خرید کر اپنے پر قربانی لازم کر لی اس
بناء پر فقیر آدمی پر دوسری قربانی بھی لازم ہوئی لہذا غریب
آدمی دونوں جانوروں کی قربانی کریگا بخلاف مالدار کے کہ
اس پر صرف قربانی لازم ہے جانور متعین نہیں ہے۔ دونوں
جانوروں میں سے کسی ایک کی قربانی کر دے تو کافی ہے۔

مسئلہ نمبر۱۳:...... قربانی کے جانور میں اگر کئی شرکاء ہیں تو گوشت وزن کر کے تقسیم کریں۔

مسئلہ نمبر۱۴:...... بھیڑ بکری جب ایک سال کی ہو جائے، گائے، بھینس دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا تو اس کی قربانی جائز ہے اگر اس سے کم ہے تو جائز نہیں۔

ہاں دنبہ اور بھیڑ (نہ کہ بکرا) اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔

☆☆ موجودہ دور میں جانوروں کو تول کر (وزن کرکے) خرید وفروخت کرنا بھی جائز ہے ایسی قربانی بلا شبہ درست ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵:...... قربانی کا جانور اگر اندھا ہو، یا ایک آنکھ کی ایک تہائی یا اس سے زائد روشنی جاتی رہی ہو۔ یا ایک کان ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹ گیا ہو، یا دم ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹ گئی ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔

☆☆ گائے اور بھینس کے دو تھن یا بکری کا ایک تھن خشک ہو چکا ہو یا پیدائشی طور پر نہ ہوں تو ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں۔

مسئلہ نمبر۱۶:......اسی طرح اگر جانور ایک پاؤں سے لنگڑا ہے یعنی تین پاؤں سے چلتا ہے چوتھے پاؤں کا سہارا نہیں لیتا تو ایسے جانور کی قربانی بھی جائز نہیں، ہاں اگر وہ چوتھے پاؤں سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو ایسے جانور کی قربانی درست ہے۔

مسئلہ نمبر۱۷:...... قربانی کا جانور خوب موٹا تازہ ہونا چاہیئے، اگر جانور اس قدر کمزور ہو کہ ہڈیوں میں گودا بالکل نہ رہا ہو،تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔

☆☆ بعض لوگ موٹا تازہ جانور محض دکھلاوے یا ریاء ونمود کیلئے خریدتے ہیں ایسے لوگ قربانی کے ثواب سے محروم ہوتے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ موٹا تازہ جانور تلاش کرتے ہوئے محض ثواب کی نیت کریں۔

مسئلہ نمبر۱۸:...... اگر کسی جانور کے تمام دانت گر گئے ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے اور اگر اکثر دانت باقی ہوں کچھ گر گئے ہوں تو قربانی جائز ہے۔

☆☆اگر کسی جانور کی عمر پوری ہو اور دانت نہ نکلے ہوں تو بھی قربانی ہوسکتی ہے تاہم اس سلسلہ میں صرف جانوروں کے عام سوداگروں کی بات معتبر نہیں ہے بلکہ یقین سے معلوم ہونا ضروری ہے یا یہ کہ خود گھر میں پالا ہوا جانور ہو تو اس کی قربانی کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ نمبر۱۹:......جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر۲۰:......اگر کسی جانور کے سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ چکے ہوں اس طور پر کہ دماغ اس سے متاثر ہوا ہو تو ایسے

جانور کی قربانی جائز نہیں اور اگر معمولی ٹوٹے ہوں یا سرے سے سینگ ہی نہ ہوں جیسے اونٹ تو بلا کراہت جائز ہے۔

☆ اسی طرح گائے بکری وغیرہ کے اگر پیدائشی سینگ نہ ہوں تو اسکی قربانی بھی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱:...... خارش زدہ جانور کی قربانی جائز ہے، البتہ اگر خارش کی وجہ سے بے حد کمزور ہو گیا ہو تو پھر جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۲:...... اگر قربانی کے جانور میں کوئی ایسا عیب پیدا ہوا جس کے ہوتے ہوئے قربانی درست نہ ہو تو مالدار شخص کیلئے یہ ضروری ہے کہ دوسرا جانور اس کے بدلے خرید کر قربانی کرے، غریب ہے تو اسی جانور کی قربانی کر سکتا ہے۔

☆ اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کیلئے گراتے ہوئے کوئی عیب پیدا ہو جائے مثلاً ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جائے یا

سینگ وغیرہ ٹوٹ جائے تو اس سے قربانی پر اثر نہیں پڑے گا البتہ جانور کو گراتے وقت احتیاط کرنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر۲۳:......قربانی کے گوشت میں بہتر یہ ہے کہ تین حصے کرے، ایک حصہ اپنے لئے رکھے، ایک حصہ اپنے رشتہ داروں کو دے، اور ایک حصہ فقراء ومساکین کو دے، لیکن اگر سارے کا سارا اپنے لئے رکھے تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۲۴:......قربانی کی کھال کسی کو خیرات کے طور پر دے یا فروخت کر کے اس کی قیمت فقراء کو دے۔ البتہ اگر کسی دینی تعلیم کے مدرسہ اور جامعہ کو دے دے تو سب سے بہتر ہے کیونکہ علم دین کا احیاء سب سے بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر۲۵:......قربانی کی کھال کو اپنے مصرف میں بھی لایا جاسکتا ہے اس طور پر کہ اس کا عین باقی رہے مثلاً مصلیٰ بنائے یا رسی یا چھلنی بنائے تو درست ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶:......قربانی کی کھال کی قیمت مسجد کی مرمت یا امام ومؤذن یا مدرس یا خادم کی تنخواہ میں نہیں دی جاسکتی نہ اس سے مدارس کی تعمیر ہوسکتی ہے اور نہ شفا خانوں یا دیگر رفاہی اداروں کی۔

مسئلہ نمبر ۲۷:......قربانی کی کھال قصائی کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔

☆ اگر کسی کی قربانی کی کھال چوری ہوگئی یا چھن گئی تو اسے چاہیئے کہ وہ کھال کی رقم صدقہ کردے اگر استطاعت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں قربانی پر فرق نہیں پڑے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۸:......اگر قربانی کے تین دن گزر گئے اور قربانی نہیں کی تو اب ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے، اور اگر جانور خریدا تھا مگر قربانی نہیں کی، تو بعینہ وہی جانور خیرات کردے۔

مسئلہ نمبر۲۹:......ایصال ثواب کے لئے قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۳۰:...... اگر کسی شخص کے حکم کے بغیر اس کی طرف سے قربانی کی تو قربانی نہیں ہوگی۔اسی طرح اگر کسی شخص کو اس کے حکم و اجازت کے بغیر قربانی میں شریک کیا تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔اسی طرح اگر حصہ داروں میں سے کوئی ایک صرف گوشت کی نیت سے شریک ہے تو کسی کی قربانی صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر۳۱:......قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دے سکتا ہے البتہ کسی کو اجرت میں نہیں دے سکتا۔

مسئلہ نمبر۳۲:...... گابھن جانور کی قربانی صحیح ہے اگر بچہ زندہ نکلے تو اس کو بھی ذبح کردے۔اور گوشت آپس میں

تقسیم کرنے کی بجائے صدقہ کر دیا جائے۔

☆☆ قربانی کے جانور کے بال کاٹنا یا دودھ دوھنا درست نہیں ہے اگر کسی نے ایسا کیا تو اسے صدقہ کرے اگر بیچ دیا تو اسکی رقم کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ (بدائع ۷۸/۵)

مسئلہ نمبر ۳۳:...... جو شخص قربانی کرنا چاہے اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ یکم ذی الحجہ سے قربانی کا جانور ذبح ہونے تک نہ اپنے جسم کے بال کاٹے اور نہ ناخن۔ (ابوداؤد)

☆☆ البتہ اگر زیر ناف اور بغل کے بالوں پر چالیس روز کا عرصہ گزر چکا ہو تو ان بالوں کی صفائی کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴:...... قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک بھی رکھ سکتا ہے۔ (ابوداؤد)

مسئلہ نمبر ۳۵:...... جانور ذبح کرنے کیلئے چھری خوب تیز

ہونی چاہیے تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔(ابوداؤد)

مسئلہ نمبر۳۶:......اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت سارا کا سارا کسی اور کو کھلا دے خود کچھ بھی نہ کھائے تو ایسا کرسکتا ہے۔(کتاب الآثار)

مسئلہ نمبر۳۷:......خصی جانور کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے کیونکہ اس میں دوسرے کی بہ نسبت گوشت زیادہ ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر۳۸:......ذبح کرتے وقت تکبیر کے علاوہ کچھ اور نہیں کہنا چاہیے، مثلاً باسم اللہ تقبل من فلان ۔(کتاب الاثار)

مسئلہ نمبر۳۹:......اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی اور وہ کام ہوجائے تو قربانی واجب ہے اس کے گوشت سے خود نہیں کھا سکتا سارا فقراء اور مساکین کو کھلا دے۔

مسئلہ نمبر۴۰:......اگر کسی شخص کی ساری یا اکثر آمدنی حرام

کی ہو تو اس کو اپنے ساتھ قربانی میں شریک نہیں کرنا چاہئے۔ اگر شریک کیا تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔

☆☆ ایسا شخص جس کی ساری کمائی حرام کی ہو اس پر قربانی لازم نہیں کیوں کہ اس کا سارا مال واجب التصدق (بلا نیت ثواب صدقہ کرنا ضروری) ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ حرام مال سے کسی کا صدقہ قبول نہیں فرماتے بلکہ وہاں صرف پاکیزہ مال سے کیا ہوا صدقہ وخیرات قبول ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴۱:...... بکری کے علاوہ دوسرے کسی جانور میں تمام شرکاء اپنا اپنا حصہ تقسیم کئے بغیر فقراء کو دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔

☆ البتہ اگر نذر کی قربانی ہو یا مرحوم کی وصیت کے تحت قربانی کر رہے ہیں تو پھر تقسیم سے پہلے کسی فقیر کو دینا درست نہیں۔

مسئلہ نمبر۴۲:...... کسی نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرے مال سے قربانی کی جائے تو اس قربانی کا سارا گوشت خیرات کرنا ضروری ہے، خود کچھ بھی نہ کھائے۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو قربانی کی روح اور حقیقت سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری یہ ظاہری قربانی حقیقی قربانی کیلئے پیش خیمہ ہو اور ہم اس ظاہری و مادی قربانی کی طرح اللہ کے حکم پر اپنی جان کی قربانی کے لئے بھی ہمیشہ تیار رہیں۔

واللہ الموفق والمعین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ

وصحبہ اجمعین.

جامعہ اور اس کی شاخیں

۱:...... جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن۔

فون: ۴۹۱۳۵۷۰۔۴۱۲۱۱۵۲۔۴۱۲۳۳۶۶

۲:...... مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمر، سہراب گوٹھ

فون: ۶۳۷۸۲۴۱

۳:...... مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر سٹی

فون: ۴۵۱۷۰۹۹

۴:...... مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی کورنگی

فون: ۵۰۶۶۲۹۵

۵:...... مدرسہ ریاض العزیز بلال کالونی

فون: ۵۰۶۶۲۹۵

۶:...... مدرسہ خلفاء راشدین پرانا گولیمار

فون: ۲۵۶۳۷۷۸

۷:...... جامعہ علوم اسلامیہ شعبہ بنات بنوری ٹاؤن

فون: ۴۹۲۳۸۲۷

۸:...... جامعہ رشیدیہ پیر الٰہی بخش کالونی

فون: ۴۹۴۹۳۷۲

۹:...... مدرسہ عثمانیہ، عثمان آباد

۱۰:...... مدرسہ عربیہ اسلامیہ چلیا دادآباد ڈھٹہ

۱۱:...... مدرسہ اصحاب صفہ مدینہ مسجد گلبرگ فیڈرل بی ایریا

فون: ۶۳۴۰۱۰۰

۱۲:...... مدرسہ بدر العلوم نارتھ کراچی

فون: ۶۹۷۴۴۴۶

۱۳:...... مدرسہ حفصہ للبنات شاہ فیصل کالونی

فون: ۴۵۷۲۸۴۲

۱۴:...... مدرسہ عثمانیہ بہار کالونی

فون: ۷۵۳۰۴۳۰

جامعہ ایک نظر میں

- جامعہ کی بنیاد حضرت مولانا علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ نے ۱۳۷۴ھ۔۱۹۵۴ء میں رکھی۔
- جامعہ کا مقصد ایسے قابل اور باعمل علماء تیار کرنا ہے جو امت کی صحیح رہنمائی کرسکیں۔
- جامعہ میں تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، دینی علوم اور ادب عربی کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔
- جامعہ میں ۱۴۲۳-۲۴ھ میں تقریباً ۴۳۵ سے زائد اساتذہ اور عملہ، پاکستان اور بیرونی ممالک کے ۱۰۴۰۵ سے زائد طلبہ وطالبات تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ طلبہ کو وظائف، قیام وطعام اور علاج کی سہولتیں دی جاتی ہیں۔
- علوم اسلامیہ کی مکمل تعلیم کے علاوہ ناظرہ، تحفیظ القرآن،

دارالافتاء، تخصص فی الحدیث، تخصص فی الفقہ، شعبہ نشر واشاعت، دارالتصنیف اور ماہنامہ ''بینات'' (اردو، عربی اور انگریزی) وغیرہ کے شعبے کام کررہے ہیں۔

جامعہ کی کوئی مستقل آمدنی نہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اہل خیر کے ذریعہ اس کی ضروریات پوری کررہے ہیں۔ جامعہ کی خدمت آپ کے لئے سعادت و باعث برکت اور صدقہ جاریہ ہے۔

جامعہ کی شاخیں

مدرسہ تعلیم الاسلام و جامع مسجد گلشن عمر، مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر، مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی، مسجد و مدرسہ خلفاء راشدینؓ پرانا گولیمار، مدرستہ ریاض العزیز بلال کالونی کورنگی، مدرسہ اصحاب صفہ مدینہ مسجد گلبر فیڈرل بی ایریا بلاک نمبر ۱۷، مدرسہ عثمانیہ عثمان آباد، جامعہ رشیدیہ پیر الٰہی بخش کالونی،

جامعہ علوم اسلامیہ (شعبہ بنات) علامہ بنوری ٹاؤن، مدرسہ بدر العلوم نارتھ کراچی، مدرسہ حفصہ للبنات شاہ فیصل کالونی، مدرسہ عثمانیہ بہار کالونی اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ چلیا ٹھٹھہ۔

جامعہ ایک وقف ادارہ ہے جس کا نمبر اندراج یہ ہے

23/IV ADDL

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی